

ملتے ہیں اور پردہ نہیں کرتے تو وجہ یہ ہے کہ ہم اسے اجنبی سمجھتے ہیں۔ نیز ہم نہیں چاہتے کہ پردہ کرنے سے لوگ ہمارے تعلق کے بارے میں چہ میگوئیاں کرنے لگیں۔

۳۔ شرح : اے محبوب! تم غالب جیسے سچے عاشق کو بُرا کہتے ہو، یہ شیوہ اچھا نہیں، کیونکہ جب سچے عشق کی یہ گت بن رہی ہے تو جو لوگ ہوس کے پجاری ہیں یعنی غیر اور قیب، وہ تو بالکل ناامید اور مایوس ہو جائیں گے۔



ا۔ لغات	کرے ہے بادہ، ترے لب سے کسبِ رنگِ فروغ
کسب :	خطِ پیالہ سرِ اسرنگاہِ گلچیں ہے
حاصل کرنا۔	کبھی تو اس دلِ شوریدہ کی بھی داد ملے
شرح :	کہ ایک عمر سے حسرت پرستِ بالیں ہے
اے محبوب!	بجا ہے، گر نہ سُننے نالہ ہائے بلبلیِ نزار
شراب تیرے	کہ گوشِ گل، نغمِ شبنم سے، پنبہ آگیں ہے
لبِ لعلیں	اسد ہے نزع میں، چل بے وفا، براے خدا
سے فروغ کا	مقام ترکِ حجاب و وداع تمکیں ہے
رنگ حاصل	
کر رہی ہے،	
یعنی تیرے لب	
کی بدولت	

اس میں وہ تمام ظاہری و معنوی خوبیاں پیدا ہو رہی ہیں، جو شراب کے لیے خاص مانی جاتی ہیں۔ اور پیالے میں پیمائش کے لیے جو خط لگا ہوا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابتداء سے انتہا تک پھول چھنے والے کی نگاہ بن گیا ہے۔

مطلب یہ کہ پیالہ تیرے لبوں سے چھوتے ہی شراب نے اتنا رنگ حاصل کر لیا، معلوم ہو رہا تھا، پیالے کے اندر پھلواڑی مٹیا ہو گئی ہے اور خطِ پیالہ نے پھول چھنے شروع کر دیے۔